حقیقت روح

سلطان العلماء
علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔
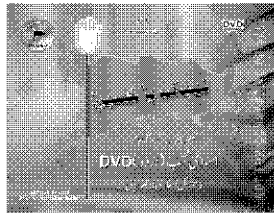
منجانب۔

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

نام کتاب : حقیقتِ روح

مقرر : علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی

مرتب : فرقان حیدری

ناشر : ون ٹین بکس

کمپوزنگ : عمران شیخ

مطبع : تنویر رضا

پروف ریڈنگ : میر حسین حیدر تکلم

تعداد : ایک ہزار

قیمت :

سالِ اشاعت : August 2012

www.onetenbooks.com

One Ten Books

Head Office: B-8, 4th Floor, Ali Centre, Block 13-C, Plot No. SB-7,
Gulshan-e-Iqbal, Karachi. Pakistan
Phone:+92 213 481 9283 +92 213 481 9284 Fax:+92 213 482 1053

انتساب

تفسیرِ "تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ" کے نام

حقیقتِ "وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ" کے نام

وَجْهُ اللّٰه کے نام

سُوۡرَةُ الۡقَدۡر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۚ

وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۚ

لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۚ

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓٮِٕكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا

بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِنۡ كُلِّ اَمۡرٍ ۚ

سَلٰمٌ هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ

الۡفَجۡرِ ۚ

مجلس
'حقیقتِ روح'

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

الحمد لاھلہ والصلوۃ علی اھلھا اما بعد فقدقال اللہ تبارک و تعالیٰ فی کتابہ المجید و قولہ الحق یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی و ما اوتیتم من العلم الا قلیلا

توجہ ہے! بات شروع کی جائے۔ سب سے پہلے کل کی غیر حاضری کی معذرت۔ طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے حاضر نہ ہوسکا میں۔ بہرحال کوشش کروں گا کہ کل کا جو موضوع کھو گیا ہے اُسے آج کے موضوع میں منقسم ضم کر کے بیان کردوں۔ کہ سمجھ میں آجائے۔

سورہ بنی اسرائیل سے شہرہء آفاق آیات تلاوت کی ہے میں نے۔

ذاتِ واجب نے اپنے مقاصد کے ترجمان اپنے حبیب محمد، احمد، محمود سے

ارشاد فرمایا:

یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْح

اے حبیب لوگ آپ سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔

لوگوں نے رسول سے بہت کچھ پوچھا ہے۔ پھر ضمناً اشارہ کر کے گزرنا چاہ رہا ہوں۔ لیکن ہر جگہ اللہ نے یسئلون نہیں کہا جیسے کہ : یستفتونک عن النسا

لوگ آپ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ چاہتے ہیں ہیں۔

یستفتونک عن الکلالہ

لوگ آپ سے کلالہ کے بارے میں فتویٰ مانگ رہے ہیں۔ یسئلون کا لفظ وہاں استعمال کیا ہے اللہ نے جہاں سوال عظیم تر ہو جیسا کہ:

یسئلونک عن الساعۃ ایان مرسٰھا

لوگ آپؐ سے سوال کرتے ہیں کہ قیامت کب ہوگی؟ یعنی قیامت سے کم سوال پر لفظِ سوال استعمال نہیں ہوتا۔ تو یہاں بھی وہی کچھ ہے۔

گھبراہٹ تو نہیں ہو رہی دوستوں۔ یسئلونک عن الروح

آپ سے روح کے بارے میں سوال کر رہے ہیں۔۔

قل الروح من امر ربی

کہہ دیجئے کہ روح میرے پروردگار کے امر سے ہے۔

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا

اور تم کیا سمجھو گے روح کو تمہیں تو علم میں سے قلیل عطا ہوا ہے۔

اللہ نے یہ نہیں کہا کہ:

او تیتم علم القلیلا

کہ تمہیں قلیل علم عطا ہوا۔ یہ نہیں من العلمِ علم میں سے قلیل یعنی میں سے علم کا ایک حصہ پھر اس میں سے بھی قلیل۔

ہاں ! یعنی پورے علم کا قلیل نہیں۔ علم کے ایک حصے میں سے قلیل۔ اگر آپ کی طبیعت چاہ رہی ہو تو میں قرآن سے پوچھ کر بتاؤ کہ قلیل کیا ہوتا ہے، کثیر کیا ہوتا ہے۔

سورہ ہود، نوحؑ کے بارے میں ذکر ہورہا ہے۔

ما آمن معه الاقلیل

اللہ فرمارہا ہے نوحؑ پر قلیل بندے ایمان لائے اور تفاسیر بھری پڑی ہیں ان کی تعداد ۹ تھی ۔یعنی ۹ لوگوں پر اللہ نے قلیل کا لفظ استعمال کیا۔ سورہ توبہ کو پڑھنا اصحابِ رسول سے خطاب ہورہا ہے۔

لقد نصرکم الله فی مواطن کثیرة و یوم حنین اذ اعجبتکم

کثرتکم

اللہ نے تمہاری کثیر موقعوں پر مدد کی اور حنین کے دن بھی مدد کی جب تم گھمنڈ میں آ گئے تھے اپنی کثرت پر۔ اور پھر کثرت کے باوجود تمہیں بھاگنا پڑا۔ اور ذرا آیت کے مزاج پر شاہ جی ذرا غور کرنے والی بات ہے:

لقد نصر کم اللہ فی مواطن کثیرۃ

کثیر مقامات پر مدد کی ویومَ حنین اور حنین والے دن بھی۔ رسول کی پوری زندگی میں چھوٹی بڑی جنگوں کی تعداد ۸۲ ہے۔ چونکہ حنین کا ذکر اللہ نے الگ کیا ہے۔ ۸۲ سے حنین کو الگ کر لو تو کتنے بچے۔ اور اب مجھے پتہ نہیں کس کے سر سے گزر جائیگا کس کس کے دل میں اُترے گا جو حقیقت کے موتی چننے آیا ہو وہ دیکھے میری طرف۔ ۸۲ میں سے ایک الگ کر لو ۸۱ بنے گا ۸۱ سے نو الگ کر لو ۷۲ بچے گے یعنی تمہارے علم میں اگر علم کے ۷۲ حصے ملا دیئے جائیں کیونکہ ۹ قلیل ہے ۸۲ کثیر ہے اس میں حنین الگ تو ۸۱ بچے۔ اور قلیل کے عدد ۹ الگ کر لیئے جائیں تو ۷۲۔ کیونکہ میں علم الاعداد کی کرشمہ سازیوں پر بحث کرنا نہیں چاہ رہا۔ ہر شخص سوچتا رہے۔ یعنی ۷۲ حصے علم کائنات کے علم میں مزید ملا یا جائے تو پھر سمجھ میں آئے گا کہ روح کیا ہے۔ نہیں، نہیں اب ایسا نہیں بیمار میں رہا ہوں آپ ماشا اللہ سارے صحت مند ہیں بھلے چنگے ٹھیک ٹھاک

میرے سامنے بیٹھنے ہیں۔ ذرا فیصلہ کریں غضنفر کے علم میں بہتر حصے نہیں۔ ما او تیتم، تم سب کا علم یعنی کائنات کا علم جمع کرو پھر اسے بہتر گنا کرو تو پھر روح سمجھ میں آئے گی۔ تم اس علتِ علم کے باوجود علیؑ کو سمجھنے کا دعویٰ کرتے ہو۔

یقین مانیئے اگر کبھی میں کم از کم بیس برسوں کے مطالعے کا جوہر آدھے منٹ میں اپنے سامعین کی جھولی میں ڈالنے لگا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب یہ کہہ دینا آسان ہے۔ آپ کو علوم عربیہ پر عبور حاصل ہو آپ پھر آپ بیس سال مطالعہ کرنے کے بعد جو کہنے کے قابل ہونگے وہ میں آپ کو آدھے منٹ میں دے رہا ہوں۔ میں نے علماء سے پوچھا روح کیا ہے، صلحاء سے پوچھا، مجتہدین سے پوچھا، حکماء سے پوچھا الٰہیین سے پوچھا، ربانیین سے پوچھا، فرشتوں سے پوچھا، آدمؑ سے پوچھا، عیسیٰ سے پوچھا، انبیاء سے پوچھا ساری تعریفوں کو، تحقیق کی چھانی میں چھاننے کے بعد میں خطیبِ منبرِ سلونی کی بارگاہ میں پہنچا۔

ذاتِ واجب کی قسم بیس سال مطالعہ کرتے کرتے کرتے کرتے کرتے کرتے جب میں نے علماء کی صلحاء کی، مجتہدین کی، فرشتوں کی انبیاء کی تعریفوں کو دیکھا کسی کی تعریف غلط، کسی کی جاہلانہ کسی کی صحیح تھی مگر ناقص۔ جو کچھ مسجودِ علم نے کہہ دیا کائنات نے دفتر کے دفتر لکھ مارے لیکن آج تک علیؑ کا

فقرہ ہر عالم کا منہ دیکھ رہا ہے کہ کون میری حقیقی شرح کرے گا۔ علی فرماتے ہیں:

الروح فی البدنِ ، کالمعنی فی اللفظ

فرماتے ہیں کہ روح بدن میں ایسا ہوتی ہے جیسا لفظ میں معنی ہوتا ہے۔ روح جسم میں ایسا ہے جیسے لفظ میں معنی۔ روح کی اقسام ہیں۔ جی!! ہر شخص کو یہی پتہ نہیں تو پھر ماہیت روح کیسے سمجھ آئے۔ علماء پریشان ہوجاتے ہیں کیونکہ بعض اوقات جو خصوصیت لکھی ہوتی ہے وہ کوئی اور روح سمجھ رہے ہوتے ہیں۔ وہ ہوتی اور روح کی ہے۔ دنیا جس روح کو جانتی ہے وہ روحِ بخاری ہے۔ یعنی بخارات کے لطیف پیکر کا نام روح ہے۔ یہ محتاج ہے نطفہ کا، خون کا، غذا کا۔ اس کے بغیر نہ اس کا وجود ہوسکتا ہے نہ یہ باقی رہ سکتا ہے اور یہ جس طرح انسان میں ہے اسی طرح کتے میں بھی ہے، خنزیر میں بھی ہے۔ کیا عقل مان سکتی ہے کہ نجس العین میں جو روح ہے اسے اللہ کہے قلِ الروح من امر ربی ۔ اللہ جانے میں نے کیا کہا اور اللہ جانے میرے سامعین نے کیا سمجھا۔ بھئی جو ہے ہی نجس العین اس میں امرالٰہی کا بھائی عباس گزر کیسے۔ یہ روحِ بخاری ہے جسے روحِ حیات کا نام دے رہے ہو۔ یہ امر نہیں ہے۔ روحِ امری اس سے آگے ہیں۔ ہم آسانی کے لئے اسے یوں سمجھتے ہیں ایک

روحِ بخاری یا روحِ حیات ایک روحِ امری ایک روحِ منہ، ایک روح القدس اور پانچواں روحِ کلی میں پوری کوشش کروں گا اپنی طرف سے کہ آسان سے آسان ترین کروں تاکہ بچے بھی میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

انسان تین چیزوں کا مجموعہ ہے۔ اور تین ہی اس کے عالم ہیں، جسم، نفس، روح۔ اور تین ہی اس کے عالم ہیں۔ دنیا۔ برزخ، آخرت۔ میں نے خدا کی قسم ایک جملے میں آپ کو برزخ بتا دیا ہے۔ اگر آپ کی سمجھ میں کوئی بات آرہی ہے تو۔ جسم ہے نفس ہے روح ہے۔ اور یہ میں پہلی مجلس میں بتا چکا ہوں آپ کو کہ نفس کیا ہے۔ نہ وہ سارے کا سارا روح ہے نہ وہ کل کا کل بدن ہے۔ کچھ کچھ بدن جیسا کچھ کچھ روح جیسا یعنی آسان لفظوں میں یوں سمجھ لو کہ جسم اور ورح کے برزخ کا نام ہے نفس۔ جسم اسی عالم میں گل سڑ جاتا ہے سزا اور جزا کا حقدار جو برزخ میں ہے وہ نفس ہے۔ اور عالم آخرت میں روح ہے۔ تو اگر یہ بات میری میرے سامعین کی سمجھ میں آگئی ہے تو بس یوں سمجھ لو کہ روحِ حیات روحِ بخاری برزخ ہے۔ جسم اور روحِ امری کے درمیان۔ اور روحِ امری برزخ ہے روحِ حیات اور روحِ منہ کے درمیان، روح منہ برزخ ہے روحِ امری اور روح القدس کے درمیان۔ روح القدوس برزخ ہے روح منہ اور روح الکلی کے درمیان۔ اور روحِ کلی برزخ ہے بندے اور

خدا کے درمیان۔

میں اس کے بارے میں قرآن سے مثالیں پیش کرتا ہوں ۔ روحِ حیات کو تو چھیڑنے کی ضرورت نہیں وہ چیونٹی سے ہاتھی تک، بشر سے ملک تھا، جن سے انسان تک ہر شے میں ہے۔ بلکہ وہ پتھر میں بھی ہے۔ آپ پتھر کو بے جان کہتے ہیں ناں پتھر میں بھی روحِ حیات ہے۔ پھر کشتہ کس چیز کا ہوتا ہے کشتہ کے معنی کیا ہیں قتل کیا ہوا قتل تو وہی ہوتا ہے جو پہلے زندہ ہو۔ سمجھ میں آرہی ہے میری بات۔ العظمۃ للہ۔

ہاں امری روح یہاں سے ہمیں کچھ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ امر مجھ سے بھی آپ ہزاروں نہ صحیح تو سینکڑوں بار سن چکے ہیں اور دیگر علما اور واعظین سے بھی۔ جو کن سے ہو وہ امر ہوتا ہے۔ یعنی جہاں مادہ نہ ہو۔ جہاں ترکیب نہ ہو بس وہ زبانِ بے زبانی سے کن کہے یا اپنی زبان سے کن کہے۔ اللہ اکبر

تو وہاں جو روح وقوع پذیر ہوتی ہے وہ ہے امری روح، اور وہ ہوتی کس میں ہے جانتے ہو فرشتوں میں۔ فرشتوں کی روح امری ہے۔ یہ مغالطہ ہے جو آج میں دور کر دینا چاہتا ہوں۔ اچھے خاصے دعویدارانِ علم کہتے ہیں کہ انبیاء میں جو روح ہے وہ امری ہے۔ لاحول ولاقوۃ۔ انبیاء کی روح امری نہیں اس سے آگے کی روح ہے ۔ جی امری روح فرشتوں میں ہے اسی لئے

فرشتوں کی کبھی شان ہے۔

فالمقسمات امرا

قسم ہے امر تقسیم کرنے والے فرشتوں کی،

کبھی **فالمدبراتِ امرا**

قسم ہے امر کی تدبیر کرنے والے فرشتوں کی

امر کا تعلق ملائکہ سے ہے۔آؤ آؤ قرآن سے پوچھتے ہیں فرشتوں سے کیا کہا تھا آدمؑ کو بناتے ہوئے اللہ نے۔**فَاِذَا سَویتُہُ ونَفَختُ فیه من روحیِ فقعوا له ساجدین**

جب میں آدم کے اعضاء وجوارح لگا چکوں اور جب اس میں وہ روح پھونک چکوں جو مجھ سے ہے۔مشکل تو نہیں پیش آرہی کہیں۔یہ تو میں نے پہلے بھی کہا اور بار بار کئی دفعہ کہہ چکا اور آج پھر دھراتا ہوں کہ جو بات مشکل لگے سمجھ میں نہ آئے آپ میرا بیان روک کر اس کی تشریح مجھ سے پوچھ سکتے ہیں۔

نفخت فیه من ر وحِی

وہ روح جو مجھ سے ہے، وہ ملی ہے آدم کو تو یہ روحِ امری سے آگے کی چیز ہے، اس سے بلند وبالا ہے۔یہ روح جو منہ ہے۔آدم کے لئے ہے اور وہ اس

لئے ہے کہ آدم اولوالعزم نہیں۔ جا گنا اولوالعزم کے بارے میں کیا ہے:

لقد اعطینا عیسی ابن مریم البینات وایدناہ بروح القدوس

ہم نے عیسیٰؑ کو کھلم کھلے معجزات عطا کئے اس کی تائید کی روح القدس کے ساتھ۔ اب یہاں بات مشکل نہ تھی یہ تمہاری عدم توجہی کا شکار ہوئی ہے، یہ تمہاری بے توجہی کی نظر ہوگئی ہے۔ عیسیٰؑ کو کیا عطا کئے۔ البینات۔ کھلم کھلا معجزے۔ معجزے کیا تھے عیسیٰؑ کے۔ مادر زاد اندھوں کو بینا کر دینا۔ شفا دے دینا ٹھوکر مار کر مردے زندہ کر دینا۔ اس معراج پر کھڑا ہے عیسیٰ کہ لوگ اسے اللہ کا بیٹا کہہ رہا ہے۔ اللہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے اسے معجزے دیئے اور اس کی تائید کی روح القدس کے ساتھ۔ یعنی معجزوں کے باوجود جس چیز کی محتاجی ہو۔ اس چیز کو کہتے ہیں روح القدس اور سر اُٹھاؤ اگر مجلس سننے آئے ہو اور بیگار دینے نہیں آئے۔ حسان نے علی کی شان میں شعر پڑھے حسان بن ثابت نے تیرے نبی نے نظر اُٹھائی فرماتے ہیں یا حسان

لازلت مویدا بروح القدس ما دمت مادحا لنا

جب تک تو ہماری مداح کرتا رہے گا روح القدس تیری تائید کرتا رہے گا۔ سمجھ میں آ گئی بات یا سر س گر گئی۔ لازلت

تو ہمیشہ موید رہے گا تجھے تائید ملتی رہے گی روح القدس کی جب تک ہماری مدح کرو گے۔ جس چیز کا عیسیٰؑ معجزوں کے باوجود محتاج ہے وہ شوہرِ زہراء کے مداح کی زبان پر بولتی ہے۔

اب اللہ جانے علی سے جلی کا رشتہ کیا ہے۔ علی کا جلی سے واسطہ کیا ہے۔ کہ جو چیز حجتوں کو دیتا ہے عہدوں کے بعد وہ کبھی علی کے مداحوں کو کبھی علی کے حب دار کو دیتا ہے صرف اقرار ولایت کے بعد۔

گھبراہٹ تو نہیں ہورہی دوستوں۔ ہیں! میں اپنے اس دوسرے خیال کی تائید میں پھر آیت پڑھتا ہوں۔ سورہ مجادلہ، ہاں! گھر جا کر پڑھ لیناہاں!

لا تجدو ا قوما یومنون باللہ والیوم الآخر یوادون من حاد اللہ و رسولہ

پھر اللہ کہہ رہا ہے کوئی مومن جسے اللہ اور اس کے رسول پر ایمان بھی ہو ایسے بندے سے محبت نہیں کرے گا جو اللہ اور اس کے رسول کا دشمن ہو۔ چاہے وہ دشمن اس کا باپ ہی کیوں نہ ہو چاہے وہ دشمن اس کا بھائی ہی کیوں نہ ہو چاہے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو، وہ رسول کے دشمن کا دوست نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ عام لوگ نہیں **اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ**

فرمایا یہی تو وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں پر میں نے اپنے ہاتھ سے

لفظِ ایمان لکھا ہے۔

اب پتا نہیں کیوں جھومے آپ نے کیوں نعرہ لگایا کیوں واہ واہ کی داد و

تحسین کے ڈونگرے برسائے میں نہیں جانتا لیکن دعوتِ فکر ہے پڑھی میں

نے یہاں پر ایک آیت ہے۔

اولئک کتب فی قلوبھم ایمان

ان کے دلوں پر اللہ نے اپنے ہاتھ سے لفظِ ایمان لکھا، کعبہ کی چھت پر

کھڑا کر دو یا کسی منبر پر بات ایک ہی ہے میں ڈنکے کی چوٹ پر کہوں گا کے

شرق سے غرب شمال سے جنوب صرف زمین کی بات بلکہ زمین سے عرش تک

عالم رنگ و بو میں سوائے میرے مولاؑ کے مثال لاؤ کے کسی کے پیشوا کو نبی نے

کہا ہو:

بر ز الایمان کله‘

کہا ہے کسی کو بولو بولو، تو پھر ایمان کون ہوا؟ ابھی موقع دیتا ہوں مکر نے

کا علی ہے؟ ایمان علی ہے؟ تو پھر میں ترجمہ کرنے لگا ہوں فرمایا جو رسول کے

دشمن کا دوست نہیں ہے اس کے دل پر میں نے اپنے ہاتھ سے لفظ علی لکھ دیا

ہے۔

ہاں، زندہ رہو جب تک تمہارا دل چاہے۔ اللہ نے خود اس مومن کے دل پر لفظ علی لکھا ایمان لکھا اور جا گنا آگے کیا کہہ رہا ہے:

وایدھم بروح منه

اور اللہ نے اس مومن کی تائید کی اس روح کے ساتھ جو مجھ سے ہے۔ ہیں! یہ روحیں یا نبیوں کو مل رہیں تھیں یا ایدنا عیسی کے لئے تھا یا ایدھم مومنین کے لئے ہے عیسی کو نبوت ملی یہ روح نہ ملی معجزے ملے یہ روح نہ ملی تو معلوم ہوا یہ روح نبوت کا استحقاق نہیں۔ معجزوں کا استحقاق نہیں اب اللہ جانے میں جنگل میں شاہ جی پڑھ رہا ہوں یا آبادی میں علی والوں سے خطاب ہے میرا یا دشمنوں سے ماننے والوں سے یا سوچنے والوں سے بھئی نبوت کو نہیں ملی یہ روح کرامت کو نہیں ملی یہ روح معجزوں کو نہیں ملی مومن کو کیوں ملی کہ دل میں علی تھا تو ماننا پڑے گا جس بنیاد پر مومن کو ملی اسی بنیاد پر عیسی کو ملی۔ جس کی میرے پاس موئثر دلیل ہے تمہارے ساتویں امام سے کسی نے پوچھا کہ مولیٰ جب میں عیسیٰ کے معجزات کو سوچتا ہوں نا! تو مجھے بڑا تعجب ہوتا ہے۔ کہ عجیب و غریب معجزے۔ اتنے معجزے کسی کے پاس نہیں تھے جتنے عیسیٰ کے پاس کیا میرے مولا علی کے پاس بھی وہ معجزے تھے جو عیسی نے دکھائے؟ اسیر بغداد کے صحیفہ ولایت پر سرخی جلالت آ گئی فرماتے ہیں

ایھا المغرور

اے جاہل دھوکے باز۔ **ھل عیسیٰ الا من شیعة امیر المومنین**

عیسی علی کا شیعہ ہی تو تھا۔ نعرہ حیدری۔

وہ تو اپنی طرف سے تعجب کا اظہار کر رہا ہے نا! کہ کیا مولا علی میں بھی وہ طاقت تھی کہ وہ عیسی والے معجزے دکھا سکیں۔ ھل کان الا من شیعۃِ امیر المومنین

عیسی تھا اور یہ عربی پڑھے لکھے تین چار بندے تو بیٹھے ہیں میرے دائیں بائیں کوئی اور بھی ہو بلکہ مبادیات بھی جس نے مضبوط کر کے پڑھے ہوں وہ اس عبارت کے مزاج سے سمجھ سکتا ہے۔ ھل حرفِ استفہام ہے۔ الا اس سے استثناء ہے۔ کہ اس کا ترجمہ ہی یہی ہوگا ڈاکٹر صاحب کہ عیسیٰ علی کے شیعہ کے سوا کچھ بھی نہ تھا۔ نعرہ حیدری۔ یا علی میں تیرے موالیوں سے کہہ دوں آج مغرب کی نماز کے وقت سجدے شکر کرنا۔ وہ امام تیرے نصیب میں لکھ دیا ہے کاتب تقدیر نے کہ عیسیٰ کی نبوت کو کسی کھاتے میں نہیں گنتا۔ فرماتا ہیں علی کا شیعہ ہی تو تھا۔

ہاں! بسم اللہ میں راضی ہوں تم سے میرا اللہ راضی ہے تم سے۔ اب کہو تو جاؤں؟ روح منہ اور روح القدس کبھی مداح کو مل رہا ہے یہ نام اور کبھی حب

دار کو۔ اللہ اکبر۔

آؤ اب بہت داد دی آپ نے داد نہیں چاہیئے۔ بسم اللہ۔ یہ اگر آپ نے دے دی تو نافلہ ہوگی۔ اب نہ حسرت رہی ہے ڈاکٹر صاحب داد لینے کی اور نہ ہی اب ہمارے لئے یہ معیار ہے کہ ہم نے داد کتنی لی۔ اب ہمارے لئے معیار یہ ہے کہ ہم نے لوگوں کو دیا کیا۔ ہاں۔ ہاں ایک بات سمجھانا چاہ رہا ہوں یقیناً حق ہے تمہارا۔ اور میں اعتراف کرتا ہوں ملتان کی سرزمین کو سلام کرتا ہوں کہ آپ نے جبراً مجھ سے چھینا ہے میں نے بڑی کنجوسی کی۔ میں۔ نعرہ حیدری۔ میں اپنی طرف سے چھپائے بیٹھا تھا بخدا اگر تمہاری مودت کو دیکھتے ہوئے اب یہ تمہارا استحقاق ہو گیا کہ اب یہ بخل معفو نہیں ہوگا۔ یعنی قابلِ عفو نہیں ہوگا۔ روح کے بارے میں شاہ جی تین آیتیں سنانا چاہ رہا ہوں پہلے میں پے درپے آیت پڑھتا ہوں پھر ہر صاحب نظر سے فیصلہ لونگا اور آپ خود ساتھ کے ساتھ سوچیئے ہوسکتا ہے کہ کوئی میری نشاندہی سے پہلے پہنچ جائے منزل تک۔ ایک آیت تو بہت مشہور ہے ہر نماز میں پڑھتے ہو آپ۔ تنزل الملائکۃ والروح۔ نازل ہوتے ہیں تمام فرشتے اور روح۔ یعنی ایک تو یہ پتہ چل گیا کہ فرشتے اور ہیں۔

تنزل الملائکة والروح.

اس کا مطلب ہے کہ روح اور ہے اور سرکارِ صادق فرماتے ہیں۔ ان

الروح خلق اعظم جبرائیل و میکائیل کان مع رسول الله یخبره ویسدده و هو مع الآئمة یخبرهم و یسددهم

فرماتے ہیں روح جبرائیل میکائل دونوں سے بڑی مخلوق ہے۔ وہ رسول کے ساتھ تھی آج کل ہمارے ساتھ ہے۔

ہیں! ایک اور حدیث سنانے لگا ہوں آپ کو عظمت روح کا پتہ چلتا ہے ۔انہیں سرکار کا فرمان ہے کہ جب میدانِ قیامت ہوگا ان **الملائکةوالرسل وروح خلفنا**

فرمایا جب قیامت کا میدان ہوگا ہم چودہ آگے آگے ہونگے ۔فرشتے ہمارے پیچھے، تمام رسول ہمارے پیچھے حتیٰ کہ روح ہمارے پیچھے ۔ترتیب کو دیکھو ملائکہ رسل روح ۔رسولوں کے بھی بعد گنا اس سے اس کی عظمت کا پتہ چلتا ہے۔تمام فرشتے اور روح کیا کرتے ہیں نازل ہوتے ہیں میرے خیال سے تھک گئے ۔سورہ معارج۔ **تعرج الملائکة و الروح الیه**

فرمایا عروج کرتے ہیں اللہ کی طرف تمام فرشتے بھی اور روح۔ جا گنا پھر نازل ہوتے وقت کیا ترتیب تھی۔ **تنزل الملائکة والروح**

فرشتے اور روح۔اوپر جاتے وقت کیا ترتیب ہے **تعرج الملائکة**

والروح

عروج کرتے ہیں ۔ پرواز کرتے ہیں آسمان کی طرف فرشتے اور

روح۔

سورہ نبا قیامت کے دن کی تصویر کشی ہو رہی ہے۔فرمایا **یوم یقوم**

الروح و ملائکۃ صفا لا یتکلمون الا من اذن لہ الرحمٰن۔

قیامت کے دن صف بنائیں گے روح بھی سارے فرشتے بھی اور کوئی

اللہ کے رعب سے بول نہیں سکے گا۔سوائے اس کے جس کو بولنے کی اجازت

مل چکی ہے۔نعرہ حیدری۔

یعنی آپ نے سوچا کچھ۔ پہلی دو آیات میں ملائکہ کا ذکر پہلے تھا پھر

روح کا۔قیامت کے میدان میں اظہر شاہ جی روح کا ذکر پہلے **یوم یقوم**

الروح و الملائکۃ صفا

اب صف لگ رہی ہے ۔پہلے روح پھر فرشتے، وہاں تو چلو یہ بات

ہماری سمجھ میں یہ بات چونکہ عظیم مخلوق ہے فرشتوں سے ! جیسے نوکر چاکر پہلے

جاتے ہیں عملہ پہلے جاتا ہے افسر بعد میں ۔اسی طرح فرشتے پہلے اترتے ہیں

زمین پر روح بعد میں ۔ یہ جو صف بندی ہو رہی ہے۔ کیا خیال ہے تمہارا یہ

روح القدس کا ذکر ہے۔خدا کی قسم دعا دو یا نہ دو تمہاری مرضی ۔جیسے میں بخل

کرر ہا تھا پہلے مگر میں نے تو بخل چھوڑ دیا ہے۔اب تم بھی دعا میں بخیل ہو جاؤ تو یہ تمہاری مرضی کا سودا ہے۔ ورنہ کہیں دل میں ڈھنڈک اترے کہیں عبادات کے کونے کبھی مصلے پر بیٹھے ہوئے یاد آئے یہ جملہ تو پھر دعائے خیر میں کبھی کنجوسی نہیں کرنا سر اٹھانا۔ذاتِ واجب کی قسم۔بیس ہزار کتابیں پڑھ کر بھی آپ حقیقت کا یہ موتی ڈھونڈ سکتے تھے جو میں لمحوں میں آپ کی جھولی میں ڈالنے والا ہوں۔ یہ تو غضنفر جانتا ہے منبرِ حسینی کی قسم کہ میرا کیا خرچ آیا ہے اس حقیقت تک پہنچنے میں۔ نہ یہ روح القدس ہے نہ روح منہ ہے نہ روحِ امری ہے۔ یہ کون سی روح ہے۔ ہیں! جو سب سے آگے کھڑی ہے۔فرشتے پیچھے اجازت نہیں بولنے کی وہاں نا روح القدس کو ہوگی نہ فرشتوں کو: اِلَّا مِنۡ اِذُنِ له الرَحمٰن

مگر جو رحمٰن سے اذن لے چکا۔

اور ایک سے زیادہ معصومین کے فرامین میں نے تفاسیر اہل بیت میں پڑھے ہیں فرماتے ہیں:

واللّٰہ نحن الماذونون

خدا کی کی قسم جنھیں اس کے غضب کے عالم میں بھی بولنے کا حق ملا ہے وہ ماذون ہم 14 ہیں۔

اب دوستوں بات اتنی عظیم تھی جس نے مجھے کرسی سے اٹھنے پر مجبور کر دیا۔ ہاں! اس عظمتِ روح نے یہ تو کرسی ہے اگر منبر بھی آج ہوتا تو یہ جملہ منبر پر بھی کھڑے ہو کے بولتا۔ حالانکہ منبر پر کھڑا ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ بات ہی عظیم ہے۔ نہ یہ روحِ حیات ہے نہ روحِ امری ہے نہ روحِ منہ ہے، یہ روح کونسی ہے۔ یہ ہے روحِ کلی اور روحِ کلی کیا ہے۔ جب کتابِ اہلِ بیت کو پڑھو گے تو یہ حقیقت سامنے آئے گی۔

ھو باطن کل خیر

ہر خیر کا باطن جس جس عمل کو بھی خیر سمجھتے ہو جس جس عمل کو خیر کہتے ہو! ابھی اذان دو گے۔

حی علی خیر العمل

کرو گے کیا اسکے بعد! نماز پڑھو گے۔ تو جو نماز کا باطن ہے وہی نماز کی روح ہے۔ اور یہ قیامت کے میدان میں آگے آگے تمام فرشتے پیچھے پیچھے۔ نہیں نہیں نہیں! ابھی ابھی بھی تھوڑے بندے، بہت تھوڑے بندے پہنچے۔ ہر بندہ اس بات تک نہیں پہنچا۔ جو نماز کی روح ہے جو ہر عمل کی روح ہے۔ (وہی ہے روحِ کلی، حتیٰ کہ! حیات بھی اسی سے بنی ہے۔

اچھا میں ذرا ایک اور پہلو سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہوں، کیونکہ میں

چاہتا ہوں کہ بچہ بھی کچھ لے کر اُٹھے۔

سرکار صادقؑ کی ایک حدیث یاد آ گئی ہے۔اور اُس کو اِس رنگ میں اور مکمل! عزتِ حیدر کی قسم! زندگی میں آج پہلی بار پڑھنے لگا ہوں۔ دنیا کے کسی خطے کسی گوشے میں آج سے پہلے یہ حدیث میں نے پڑھی ہی نہیں۔آج پہلی بار! اب اگر کہیں پڑھی جائے گی تو وہ اولیت تمہاری ہی رہے گی۔ ہاں! فرمایا:

بنی الاسلام علیٰ خمس

یہ فقرہ مشہور ہے اور ٹکڑا پڑھ بھی دیا جاتا ہے لیکن مکمل اور اس طرح کا میں پہلی بار پڑھنے لگا ہوں۔فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں۔

علی صلوۃ، وصیام، وزکوٰۃ، وحج، وولایتنا اھل البیت.

پہلے اس کا ترجمہ کردوں پھر اگلے حصے کو بعد میں پڑھتا ہوں۔ پانچ چیزیں بنیاد ہیں، اسی پر قائم ہے عمارت اسلام کی۔نماز پر، روزے پر، حج پر، زکوۃ پر اور ہم اہلِ بیت کی ولایت پر۔اور آگے تیرا امام فرماتا ہے۔مجھے حسینؑ کی آخری نماز کی قسم! اس سے بڑی قسم میرے پاس نہیں ہے۔

فرمایا ان تمام چیزوں کا ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے۔

لا یقوم الظاهر بدون الباطن ولا یقوم الباطن بدون الظاهر

ظاہر اکیلا کام نہیں دیتا جب تک باطن نہ ہو۔ اکیلے باطن پر ایمان رکھنے کا فائدہ نہیں جب تک ظاہر نہ ہو۔ اب سائل کو مولاؑ بتاتے ہیں کہ اس پانچ چیزوں کا ظاہر کیا ہے اور پانچ کا باطن کیا ہے۔ سنو گے؟ جاگو! امانت ہے تمہاری، ہر شیعہ ہر موالی کم از کم دو دو شیعوں کو بتائے! میں دس کو بتاؤں گا۔ آپ دو کو بتائیے گا اور کل میں آپ سے دس بندوں کے نام پوچھونگا، کہ کس کو کو بتایا۔ ہاں! دو دو کو بھی آپ نے بتا دیا تو پھر اُن کے ذمہ لگا دو کہ دو اور کو وہ پھر دو، تو پتہ نہیں بات کہاں تک پہنچے گی۔ فرمایا اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ہم اہلِ بیت کی ولایت اور ان کا ظاہر بھی ہے باطن بھی ہے۔ باطن کے بغیر ظاہر کا کوئی فائدہ نہیں اور فقط باطن کا اقرار ہو اور ظاہر کا نہ ہو تو بھی اسلام قائم نہیں ہوتا۔ فرمایا:

اما الظاهر ففی ایدی الناس

فرمایا ظاہر تو لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہی نماز یہی اُٹھک بیٹھک یہی قیام یہی رکوع یہی سجدہ، یہی قعود یہی قنوت۔ اب افسوس ہے کہ میرا موضوع اگر اسرارِ عبادت ہوتا بلکہ کوئی عشرہ رکھ لو۔ گو کہ عشرہ میں بھی پوری عبادتوں کے اسرار میں بیان نہیں کر سکوں گا۔ لیکن چلو کم از کم ایک عشرہ ہو دس مجالس جس

میں آپ کو میں صرف عبادتوں کے اسرار بتاؤں۔ یہ تو جانتے ہو نا کہ اصل نماز دو رکعت ہے۔ فجر کی کتنی رکعت پڑھتے ہو دلیل ہے کہ اصل یہی ہے باقی رسول نے بعد میں حکم دے کر بڑھوائیں۔ اسی میں تو سفر میں وہ قصر ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اصل تو کبھی جدا نہیں ہو سکتی نا بھائی میرے۔ ہاں! ان کا قصر ہونا دلیل ہے کہ اصل نہیں ہے۔ اصل دو رکعت ہے اور جاؤ گن لینا صبح کی نماز جب پڑھو۔ نیت کی تکبیر سے لے کر سلام کی تکبیروں تک دو رکعتوں میں اللہ اکبر جو تکبیریں کہتے ہو ان کی تعداد ہے بارہ۔

اللہ جانے کیا راز ہے کہ وہ بارہ دفعہ اللہ اکبر کہلواتا ہے۔ ہاں! کیونکہ یہ موضوع ہی نہیں ہے آج میرا۔ فرمایا ظاہر تو لوگوں کے ہاتھ میں ہے یہی اُٹھک بیٹھک والی نماز، یہی بھوکا مرنے والا روزہ۔ یہی چالیس یا بیسواں حصہ مال سے نکال لینا! یہی چلا جانا! ان سلے کپڑے پہن جانا! بیوقوف بن جانا! اونٹوں کی طرح دوڑنا! اور پتھروں کے گرد گھومنا طواف کرنا۔ ظاہر میں تو یہی ہے۔ توجہ! میرا مولا فرماتا ہے سائل جانتے ہو ان چیزوں کا باطن کیا ہے۔ مولٰی ارشاد فرمایئے، فرماتے ہیں: **اما باطن الصلوٰۃِ معرفتنا و ولایتنا وباطن الصوم معرفت جدناو باطن الزکٰوۃ معرفۃ شیعتنا و باطن الحج معرفۃ اعدائنا و التبری منھم و باطن**

ولایتنا تسلیم لامرنا بانا نحن عین اللہ و لسانہ و نفسہ نفعل ما نشاء و نحکم ما نرید و ما نفعل و ما نحکم الا ماشاء اللہ

اللہ جانے کس نے کیا سمجھا ابھی ترجمہ کرنے لگا ہوں۔فرماتے ہیں **باطن الصلوۃ معرفتنا** فرمایا نماز کا باطن ہماری معرفت ہے۔

ہمیں جانتا ہے تو نمازیں پڑھی ہیں ورنہ اُلّو کے پٹھے نے ٹکریں ماری ہیں۔نماز نہیں پڑھیں۔

غور فرمایا میرے بزرگوں میرے عزیزوں۔ **باطن الصلوۃ معرفتنا** نماز کا باطن ہماری معرفت ہے۔اور فرمایا اگر باطن نہیں ہوگا ظاہر نہیں ہوگا۔ جاگو! **وباطن الصوم**۔آج سے پہلے اگر کسی نے بتایا ہو تو مجھے ابھی روک دو۔یہ ڈیوٹی بھی مولیٰ نے آپ کے خادم کی لگائی ہے۔فرمایا روزے کا باطن ہمارے نانا کی معرفت ہے۔جی جی جی۔اسی لئے تو **الصبر محمد**۔جی جی جی۔فرمایا روزے کا باطن ہمارے نانا محمدِ مصطفیٰ کی معرفت جس نے اُسے پہچانا اس نے روزہ رکھا۔جس نے نہیں پہچانا کمبخت بھوکا مرا۔

اور جاگو! تو تو رسول سے کنارہ کشی کر رہا ہے تو علیؑ سے کنی کترا کے نکلنے کی کوشش کر رہا ہے۔او! جبرِ مشیت کا طوق تیرے گلے میں پڑنے والا ہے۔فرمایا **باطن الزکوۃ معرفۃُ شیعتنا**

فرمایا زکوٰۃ کا باطن ہمارے شیعوں کی معرفت ہے۔

ہیں! چلے تو نہیں گئے ہو! زکوٰۃ کا باطن **معــرفۃُ شیـعتنـا**، ہمارے شیعوں کی معرفت جس نے ہمارے شیعوں کو پہچانا اس نے زکوٰۃ دی۔ جس نے نہیں پہچانا نہیں دی۔ بھاگنا ہے تو بھاگ لو میں چپ ہو جاتا ہوں۔ اب اس سے زیادہ دیر چپ نہیں رہ سکتا میں۔ میں نے، میں نے میں نے شاہ جی موقع دیا تھا انہیں بھاگنے کا کہ جس کو بھاگنا ہے بھاگ جائے اگر نہیں بھاگے اور بیٹھے رہے ہو تو اب میں نہیں بھاگنے دوں گا چاہے مجھے دروازے بند کرنا پڑیں۔

فرماتے ہیں وباطن الحج معرفۃاعدائنا و التبری منھم

فرماتے ہیں کہ حج کا باطن ہمارے دشمنوں کو پہچان کر ان پر تبرا کرنا ہے۔ ہیں! شاد باش! باطن الحِج۔ آج جمیل بھٹی نے نعرہ لگا دیا اس کا مطلب ہے آج میں نے جملہ اچھا کہا ہے۔**باطن الحجِ معرفت اعدائنا و التبری منھم**۔

ہمارے دشمنوں کو پہچاننا اور ان پر تبرا کرنا، فرمایا کنکر بظاہر شیطان کو لگے باطن میں ہمارے دشمن کے دل میں گڑے۔ ہیں! اگر کبھی کوئی عشرہ! میں نے پڑھا اسرارِ عبادات پر تو پھر بتاؤں گا کہ احرام سے لے کر حلق راس اور طوافِ

نسا تک کس کس عمل میں ان کے دشمنوں کے خلاف کیا کیا ہے۔ ہیں! جی! یہ! بھائی جمیل عباس احرام کا مقصد کیا! اچھا! سلا ہوا کپڑا ہوتا ہے احرام کا ہیں! کسی بڑے درزی سے رضوانِ جنت سے سلواتے ہو یا لاہور آؤٹ وے سے۔ بابا ان سلا ہوتا ہے یعنی سلا ہوا لباس اتار دیتے ہو۔ یہ سلا ہوا بھی شاید نہ پہنا تا خدا اگر مومن کی حرمت کا پاس نہ ہوتا۔ درحقیقت لباس اُتار کہ احرام کے ساتھ تمہاری عزت کو ڈھانپا خدا نے۔ اور درحقیقت پہلے عمل سے تمہیں درس دیا، دیکھا میرے گھر میں آرہے ہو میرے دشمن کو ننگا کر کے آؤ۔

ہمارے لئے! بس ختم ہوگئی! نتیجہ ہمارے دشمنوں کو پہچان کر ان پر تبرا کرنا۔ حج کا باطن اور ہماری ولایت کا باطن کیا ہے۔ توجہ!! یعنی عقیدہ ہے الحمد اللہ میرا یہی ہے جو میرے مولیٰ نے کہا میں اس سے آگے نہ پیچھے۔ ہر بندہ اپنے آئنہ ضمیر میں جھانکے، فرمایا:

وباطن ولایتنا تسلیم لامرنا

فرمایا ہمارے ہر امر کے سامنے سر جھکا دینا ہماری ولایت کا باطن ہے۔ آگے آگے میرے مولیٰ نے تھوڑا سا راستہ بھی بنایا، کیسے سر جھکانا ہے۔

بے انا نحن عین الله ولسانه و نفسه

یہ ایمان ہونا چاہیئے کہ ہم اللہ کی آنکھ ہیں، ہم اللہ کی زبان ہیں، ہم اللہ

کی نفس ہیں۔ **نفعل ما نشاء**

ہم جو چاہتے ہیں وہ کرتے ہیں ہم جو چاہتے ہیں کائنات میں حکم نافذ ہوتا ہے۔

ولا نفعل ولا نحکم الا ماشاالله

اور ہم جو چاہتے ہیں جو کرتے ہیں وہی کرتے ہیں جو وہ چاہتا ہے۔

اب سمجھ میں آ گئی ہر عمل کا جو باطن ہے وہی ہے اُس کی روح، اور اسی روح کا نام ہے روحِ کلی، یعنی ان کو جھکنا ان کے دشمنوں پہ لعنت کرنا یہ ہے روحِ کلی اسی سے حیات ہے قیامت کے دن، چودہ کی وِلا ان کے دشمنوں کی نفرت روح بن کے آگے آگے کائنات پیچھے پیچھے۔

اُمید ہے کچھ آپ کو روح کے بارے میں تھوڑا بہت پتہ چل گیا ہوگا۔ یعنی جہاں تک معیارِ بشریت ہے۔ جہاں تک بشریت کی رسائی ہے ورنہ تو ہم بھی **ما اوتیتم من العلم الا قلیلا** کی زد میں ہیں۔ ہیں! ورنہ تمہارا علم ہی قلیل ہے، اور روح ہے کیا ان کی ولایت کا اقرار، ان کے دشمنوں پہ تبرا یہ ہے حقیقتِ روح جب ہم ان کی ولایت اور ان کے دشمنوں پر تبرے کو ہی نہیں پہچان سکتے تو صاحبانِ ولایت کی حقیقت کو کیا پہچانیں گے۔ درود پڑھ لو مل کر با آوازِ بلند۔

کچھ لطف آیا یا وقت ضائع ہوا۔ اپنے لئے نہیں پوچھا۔ جبکہ روز پوچھتا ہوں ہر مجلس میں پوچھتا ہوں اور اختتامی لمحات میں پوچھتا ہوں۔ صرف آپ کے اِس احساس کو اُجاگر کرنے کیلیئے پوچھتا ہوں کہ آپ کو پتا چلے کہ آپ مودت کی سیڑھی بناتے ہوئے عرش سے گزر جائیں پڑھنے والا چاہے علم کے لاکھ دریا بہا دے جب تک آنکھیں نم نہیں ہوتی (اللہ اکبر) اور کوئی راضی ہو یا نہ ہو شام والی بی بیؑ راضی نہیں ہوتی۔ ہیں! ہاں!! مقصد یہی تھا کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو تیرے اور میں چھوڑوں، نہ وقت رہا ہے اور نہ ہی مجھے کچھ تفصیل سے کہنا ہے۔ بس یاد دہانی کے طور پر ایک آدھ فقرہ تا کہ جو آنسو تیر رہے ہیں وہ صفحہ رخسار پر بہہ نکلیں۔ اور میں آپ کی دعاؤں کے سائے میں منبر چھوڑ دوں۔ بارہا بتایا ہے ہر آنسو کے پیچھے حسرت چھپی ہے۔ کس کی! علیؑ کی بیٹی کی، کیوں؟ جس نے بھی عالم معنوی میں یا عالمِ ذات میں رابطے کے بعد بی بیؑ سے سوال کیا بی بیؑ آخر اتنی حسرت کیوں؟ تو جواب یہی دیا کہ کسی کا ہے حسینؑ جیسا بھائی؟ (اللہ اکبر) بی بیؑ کس کا ہوسکتا ہے۔ فرمایا مارا گیا ہے اس بے دردی سے کسی کا بھائی؟ جس طرح مجھ دُکھیا کا۔ نہیں بی بیؑ! بس فیصلہ کرو! حسین جیسا بھائی اس ظلم سے مارا گیا اور میں مقتل میں روئی ہی کتنی ہوں۔ اللہ اکبر۔ ہیں!! پوچھنا علماء سے پہنچی سواریاں مقتل میں ۔ ذاتِ

واجب کی قسم یہی فقرے بڑے بڑے علما ربانیین نے اپنی اپنی مقتل کی کتابوں میں لکھے ہیں کہ ہر بی بیؑ ایسے اُتری ہے سواری سے جیسے عباسؑ گھوڑے سے اُترے۔اب یہ مجھے پتہ نہیں بخدا میں نہیں جانتا کیوں؟ کہ ابھی تک اس پر میری تحقیق نہیں ہے۔اگر کبھی مل گیا تو آپ کو بتا دوں گا۔بہر حال آج تک مجھے پتہ نہیں ایسے اتری کیوں؟ کیا شامیوں نے جان کے اونٹ نہیں بٹھائے۔یا بیبیوں کو عجلت اتنی تھی کہ اونٹوں کے بیٹھنے کا انتظار نہیں کیا۔اُتریں اور جس طرح تم حج کے موقع پر صفا مروہ کے درمیان دوڑتے ہو۔بلا تشبیہ بندھے ہاتھوں کے ساتھ، ہر بی بیؑ دوڑتی ہوئی ماں بیٹے کی لاش پہ،زوجہ شوہر کی لاش پہ بیٹی باپ کے لاشے پہ اور شام والی بی بیؑ ایک ایک لاشہ پہ جاتی ہے غور سے دیکھتی ہے اور پھر رو کے کہتی ہے کہ یہ میرا حسین نہیں ہے؟ پھر اور لاشہ پہ۔یہ بھی میرا حسینؑ نہیں ہے۔یقیناً تمہارے دل نازک ہیں چوٹ لگ جائی گی ،اللہ مجھے معاف کر دینا کافی دیر جب گزری بے اولاد بہن نے پوچھا بی بی کیا ڈھونڈ رہی ہو!حسین نہیں ملتا۔فرمایا بی بی یہ جو پتھروں کا ٹیلہ سا بنا ہوا ہے یہ جو ٹوٹی ہوئی تلوار کا ڈھیر ہے یہ جو مڑے نیزے پڑے ہیں مجھے یقین ہے کہ حسین کی آخری سجدہ گاہ تو یہی تھی۔ڈھیر کو ہٹا کہ دیکھ بہن نے تو کہہ دیا کہ ڈھیر ہٹا اب تم بتاؤ کے ڈھیر تو ہاتھوں سے ہٹائے جاتے

ہیں ناں۔ علیؑ کی بیٹی کے ہاتھ تو یہاں پر بندھے ہیں۔ پھر میری مخدومہ نے ڈھیر کیسے ہٹایا۔ بیٹھ گئی جیسے نمازی تشہد میں بیٹھتا ہے۔ اور بی بیؑ نے کہنیوں سے ڈھیر ہٹانا شروع کیا۔ ڈھیر ہٹتا رہا، لباس کی رنگت تبدیل ہوئی حسینؑ کی لاش سامنے آئی شمر نے نقارے پہ چوٹ ماری زینبؑ رو کے کھڑی ہوگئی حسینؑ مجھے رونے نہیں دیا گیا۔ حسینؑ تیرے رونے کی حسرت لے کے!!!

وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَo

☆☆☆☆☆

عشقِ علیؑ

﴿ میر تقی میرؔ ﴾

جو معتقد نہیں ہے علیؑ کے کمال کا
ہر بال اُسکے تن پہ ہے موجب وبال کا
عزت علیؑ کی قدر علیؑ کی بہت ہی دور
مورِد ہے ذوالجلال کے عز و جلال کا
پایا علیؑ کو جا کے محمدؐ نے اس جگہ
جس جا نہ تھا لگاؤ گمان و خیال کا
شخصیت ایسی کسکی تھی ختمِ رسلؐ کے بعد
تھا مشورت شریک حقِ لایزال کا
توڑا بتوں کو دوشِ نبیؐ پر قدم کو رکھ
چھوڑا نہ نام کعبہ میں کفر و ضلال کا
فکرِ نجات میرؔ کو کیا مدح خواں ہے وہ
اولاد کا علیؑ کی محمدؐ کی آلؑ کا

سلطان العلماء
علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی
کی زیرِ طبع کُتب
بیت اللہ

سلطان العلماء
علامہ غضنفر عباس ہاشمی تونسوی

کی زیرِ طبع کُتب
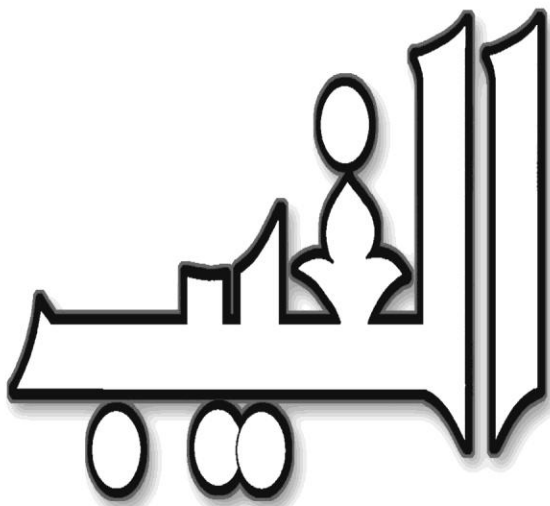
معصومینؑ کے علمِ غیب پہ خمسہ مجالِس عزا